BUDC-109

Bachelor of Arts Urdu (Honours) (BAUDH)
(Core Course)

ASSIGNMENT

For

(July 2025 and January 2026 Sessions)

BUDC-109

(Urdu Adab Mein Tanz-o-Mazah)

اردو ادب میں طنز و مزاح

Discipline of Urdu
School of Humanities
Indira Gandhi National Open University
Maidan Garhi, New Delhi-110068

اسائن مینٹ

بی- اے آنرز اردو(CBCS)پروگرام

عزیز طلبا/طالبات!

یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے کورس کو دل لگا کر پڑھا اور اسے سمجھا ہو گا جس کی جانچ پرکھ کے لیے آپ کے کورس میں ایک اسائن مینٹ رکھا گیا ہے۔ یہ اسائن مینٹ آپ کے پروگرام کی مسلسل جانچ پرکھ کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے تاکہ آپ اپنا جائزہ خود لیں سکیں۔ اس لیے ہر کورس کا ایک اسائن مینٹ اپنے مقررہ وقت میں جمع کرنا ضروری ہے تاکہ آپ امتحان میں بیٹھنے کے لائق ہو سکیں۔ اسائن مینٹ جمع کیے بغیر آپ امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ اسائن مینٹ ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ (TMA) ہے جو پورے کورس کا احاطہ کرتا ہے اور سو(100) نمبروں پر مشتمل ہے۔

مقصد:

اس اسائن مینٹ کا مقصد یہ پتہ لگانا ہے کہ آپ نے فراہم کیے گئے مواد سے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ اسائن مینٹ آپ کی صلاحیت میں نکھار پیدا کرے گا اور آپ کی معلومات میں اضافہ کرے گا۔ آپ اس کورس کی اکائیوں کا بغور مطالعہ کیجیے اور جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں تو اسٹڈی سنٹر جا کر اپنے کاؤنسلر سے رابطہ کیجیے۔

مشورہ:

سوالوں کو غور سے پڑھیے اور ان نکات کو سمجھیے جن پر سوالات کی بنیاد ہے۔ ضروری باتیں نوٹ کر لیجیے۔ منطقی ربط کے ساتھ پیش کر دیجیے۔ سوالوں کے جواب کتابوں سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔ اکائیوں کی عبارت کو ہو بہو نقل کرنے سے گریز کیجیے۔ اپنے جوابات محتاط ہو کر تجزیاتی انداز میں لکھیے۔ مضمون نما سوالات کو شروع میں تمہید اور آخر میں اخذ شدہ نتائج کے ساتھ لکھیے۔ تمہید میں بتائیے کہ آپ نے سوال کو کس طرح سمجھا ہے اور جواب کس طرح پیش کرنے جا رہے ہیں۔ آخر میں سوال کے جواب کو سمیٹ کر نتیجہ اخذ کیجیے اور جواب دیتے وقت دوسری کتابوں کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کے مطالعہ کی وسعت کا اندازہ ہو گا اور موضوع پر آپ کی گرفت اور گیرائی کا بھی پتہ چل سکے گا۔

آپ کو اپنے جوابات کے سلسلے میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ

- منطقی نوعیت کے ہوں
- جملے اور پیرا گراف کے درمیان ربط ہو
- خیال اور طرز تحریر میں مطابقت ہو
- سوالوں کا اتنا ہی جواب دیجیے جتنا پوچھا گیا ہے

ہدایت:

اتنا یاد رکھیے کہ سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے سے پہلے آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اسائن مینٹ کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیے تاکہ گم ہونے کی شکل میں حوالے کے لیے آپ کے پاس اپنا اسائن مینٹ موجود ہو۔ ہماری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

اپنا اسائن مینٹ لکھنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے:

1۔ پروگرام گائڈ میں اسائن مینٹ سے متعلق دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کیجیے۔
2۔ اپنا نام، رول نمبر اور تاریخ کاپی کے پہلے حصہ کی بائیں جانب لکھیے۔
3۔ کاپی کے بیچ میں کورس کا نام، اسائن مینٹ نمبر اور اپنے اسٹڈی سنٹر کا نام لکھیے۔
4۔ آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اگر اسائن مینٹ جمع نہیں کیا تو سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔
5۔ اپنے اسائن مینٹ کے لیے فل اسکیپ سائز کا کاغذ کا استعمال کیجیے۔
6۔ جواب سے پہلے متعلقہ سوال لکھنا ضروری ہے۔
7۔ اسائن مینٹ اپنی تحریر میں ہونا چاہیے۔
8۔ اسائن مینٹ آپ اپنے اسٹڈی سنٹر پر جمع کیجیے۔

آپ اپنے اسائن مینٹ کی کاپی کا پہلا صفحہ اس طرح پر کیجیے:

کورس کا عنوان (اردو)-----------------------/-----------------------Course Title

اسائن مینٹ نمبر--------------------رول نمبر----------------------------------

نام (اردو)--------------------/----------------------------Name in English

اسٹڈی سنٹر کا نام---

Note:

Last date for submission of Assignment

For December Examination: 31st October

For June Examination: 30th April

نوٹ: اسائن مینٹ جمع کرنے کی آخری تاریخ کے متعلق جاننے کے لیے IGNOU کی ویب سائٹ دیکھتے رہیے۔

Good Luck!

ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ

Course Code:	BUDC-109
Course Title:	اردو ادب میں طنزومزاح
Assignment Code:	BUDC-109/BAUDH/TMA/July 2025-Jan 2026
Coverage:	All Blocks
Marks:	100

ہدایت:- سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ سوالوں کے نمبران کے سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

سوال 1۔ طنزومزاح کی اہمیت وافادیت پر مختصر روشنی ڈالیے۔ (10)

یا

درج ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

"چنانچہ اُس سنیچر کی شام کو بھی میوہ شاہ قبرستان میں وہ میرے ساتھ تھے۔ سورج اس شہر خموشاں کو جسے ہزاروں بند گانِ خدا نے مرمر کے بسایا تھا، لال انگارہ سی آنکھ سے دیکھتا تھا انگریزوں کے اقبال کی طرح غروب ہو رہا تھا۔ سامنے بیری کے درخت کے نیچے ایک ڈھانچہ قبر بدر پڑا تھا۔ چاروں طرف موت کی عمل داری تھی اور سارا قبرستان ایسا اُداس اور اُجاڑ تھا جیسے کسی بڑے شہر کا بازار اتوار کو۔ سبھی رنجیدہ تھے۔ (بقول مرزا، دفن کے وقت میت کے علاوہ سب رنجیدہ ہوتے ہیں۔) مگر مرزا سب سے الگ تھلگ ایک پرانے کتبے پر نظریں گاڑے مسکرا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد میرے پاس آئے اور میری پسلیوں میں اپنی کُہنی سے آنکس لگاتے ہوئے اس کتبے تک لے گئے جس پر منجملہ تاریخِ پیدائش و پنشن، مولد و مسکن، ولدیت و عہدہ (اعزازی مجسٹریٹ درجۂ سوم) آسودۂ لحد کی تمام ڈگریاں مع ڈویژن اور یونیورسٹی کے نام کے کندہ تھیں اور آخر میں

نہایت جلی حروف میں مُنھ پھیر کر جانے والے کو بذریعہ قطعہ بشارت دی گئی تھی کہ اللہ نے چاہا تو بہت جلد اس کا بھی یہی حشر ہونے والا ہے"۔

سوال2۔ 'اودھ پنچ' اور اُردو نثر میں طنز و مزاح پر ایک نوٹ لکھیے۔ (10)

یا

درج ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے۔

"ہم نے کالج میں تعلیم تو ضرور پائی اور رفتہ رفتہ بی۔ اے بھی پاس کر لیا لیکن اس نصف صدی کے دوران جو کالج میں گزارنی پڑی، ہاسٹل میں داخل ہونے کی اجازت ہمیں صرف ایک ہی دفعہ ملی۔ خدا کا یہ فضل ہم پر کب اور کس طرح ہوا، یہ سوال ایک داستان کا محتاج ہے۔ جب ہم نے انٹرنس پاس کیا تو مقامی اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب خاص طور پر مبارکباد دینے کے لیے آئے۔ قریبی رشتے داروں نے دعوتیں دیں۔ محلے والوں میں مٹھائی بانٹی گئی اور ہمارے گھر والوں پر یک لخت اس بات کا انکشاف ہوا کہ وہ لڑکا جسے آج تک اپنی کوتاہ بینی کی وجہ سے ایک بے کار اور نالائق فرزند سمجھ رہے تھے، دراصل لا محدود قابلیتوں کا مالک ہے جس کی نشو و نما پر بے شمار آنے والی نسلوں کی بہبودی کا انحصار ہے۔ چنانچہ ہماری آئندہ زندگی کے متعلق طرح طرح کی تجویزوں پر غور کیا جانے لگا۔ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی نے ہم کو وظیفہ دینا مناسب نہ سمجھا۔ چوں کہ ہمارے خاندان نے خدا کے فضل سے آج تک کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا، اس لیے وظیفے کا نہ ملنا بھی خصوصاً ان رشتے داروں کے لیے جو رشتے کے لحاظ سے خاندان کے مضافات میں بستے تھے، فخر و مباہات کا باعث بن گیا اور 'مرکزی رشتے داروں' نے تو اس کو پاس وضع اور حفظِ مراتب سمجھ کر ممتحنوں کی شرافت و نجابت کو بے انتہا سراہا۔ بہر حال ہمارے خاندان میں فالتو روپے کی بہتات تھی، اس لیے بلا تکلف یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ نہ صرف ہماری بلکہ ملک و قوم اور شاید بنی نوع انسان کی بہتری کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایسے ہونہار طالب علم کی تعلیم جاری رکھی جائے"۔

سوال3۔ آزادی سے قبل اُردو نثر میں طنز و مزاح کی روایت پر مختصراً اظہار خیال کیجیے۔ (10)

یا

درج ذیل اقتباس کا مفہوم مع سیاق وسباق بیان کیجیے۔

"جوانی کھونے کے ہندوستان میں دو بڑے جانے پہچانے مقام تھے۔ شہر کی گلیاں اور ارہر کے کھیت! اب ان میں یونیورسٹیوں اور کارخانوں کا بھی اضافہ کر لیا گیا ہے۔ یہاں کے بھٹکے یارانده و درمانده یا تو شفاخانے پہنچتے ہیں یا جیل خانے! ہسپتال سے زندگی اور جیل خانے سے موت گھبراتی ہے۔ شباب اور مفلسی کا اجتماع اتنا ہی بے کیف ہے جتنا بے مرچوں کا سالن یا بے تمباکو کا پان۔ مانا کہ مرچ اور تمباکو صحت کے لیے مضر ہیں لیکن تندرستی کا مصرف تندرستی کو ہر قیمت پر قائم رکھنا ہی نہیں ہے، اس سے لطف اُٹھانا بھی ہے۔ شباب میں بڑھاپے کا لطف، اگر اسے لطف کہہ سکتے ہیں، اُٹھانا ممکن ہے لیکن بڑھاپے میں شباب کا کیف کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ شباب اور پیری دونوں حالات منتظرہ ہیں۔ ایک کا مقصود انتظارِ 'دشمن ایمان و آگہی' یا 'رہزنِ تمکین و ہوش' ہے اور ہمیشہ عقل سے شرمسار ہونے پر اصرار ہے۔ دوسری طرف پیری ہے جو عقل ہی نہیں ہر حواس سے شرمسار رہتی ہے۔ ارہر کے کھیت میں عقل سے شرمساری کی نوبت آتی ہے تو گاؤں والے بسولے سے کام لیتے ہیں اور عدالت رندے سے خبر لیتی ہے۔ کسی منچلے شہری کا ارہر کے کھیت میں دیہاتیوں کے ہاتھ سے مار کھانا اتنا ہی دلچسپ منظر ہے جتنا کسی پبلک مشاعرے میں بھلے مانس شاعر کا اپنا کلام سنانا۔ کسان سمجھتا ہے کہ جب تک زمیندار اور پٹواری موجود ہیں، اس کی ساری ملکیت منقولہ ہے، الا عورت۔ شہری اس کا قائل ہے کہ جب تک یوروپ اور دولت کی کارفرمائی ہے، اس وقت تک سب کچھ غیر منقولہ ہے لیکن عورت۔ دیہات کا آدمی عورت کو مایۂ عزت سمجھتا ہے، شہری وسیلۂ تفریح۔ دیہاتی کے نزدیک عورت کا تصور یہ ہے کہ وہ اس کا مکان ہے جہاں وہ ہنستا ہے، بولتا ہے، آرام کرتا ہے، پناہ لیتا ہے اور فشارِ حیات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تازہ دم ہو کر نکلتا ہے۔ تعلیم یافتہ کے نزدیک عورت ایک جنسی تقاضہ ہے یا ایک وسیلۂ تفنن جس کے لیے اس نے چوپاٹی اور اپالو تعمیر کر لیا ہے۔ کسان پناہ اور آرام چاہتا ہے، شہری عیاشی و ہوسناکی کے درپے رہتا ہے۔ گاؤں میں محنت، دیانت اور عورت ہے۔ شہری عورت کا طالب رہتا ہے لیکن محبت کے لیے نہیں لذت کے لیے"۔

(حصہ ب)

سوال4۔ ظریفؔ لکھنوی کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری کا جائزہ لیجیے۔ (15)

یا

پطرس بخاری کی طنز و مزاح نگاری کے امتیازی پہلوؤں کو بیان کیجیے۔

سوال5۔ درج ذیل اشعار کا تجزیہ مع سیاق و سباق کیجیے۔ (15)

گورنمنٹ کا ابرِ رحمت جو بھر دے خطابوں کے چھینٹوں سے سُوکھی ملائیں
اپاہج کھڑے ہوں نہ پیروں پہ اپنے ذرا گر حکومت چڑھائے گھڑیّاں
ٹکے سیکڑہ پھر بکیں رائے صاحب نہ پوچھے کوئی آم جیسے بھڈیّاں
گورنر کے بن جائیں جو خانساماں بنائیں گے وہ قوم کی کیوں رسیّاں
کریں بعض تو سجدۂ احترامی خوشی سے پڑیں لاٹ صاحب کے پیّاں
بنا دیں جو سید سے وہ خان صاحب تو دوڑے ہر اک پُوربی اور بچھیّاں
لیاقت سے کیا کام شہرت سے مطلب ہوئے نامور جیسے شہدوں میں سیّاں
یہی تو ہے معراج خاں صاحبی کی ام ال سی جو بھولے سے کر دے گُسیّاں
بساطِ سیاست کی اب چال یہ ہے نہیں گوٹ ملتی تو رکھتے ہیں ٹیاں
بڑے دن میں جو کیک کھائیں خوشی سے مزا دیں انھیں عید کی کیا سِوّیاں
چراگاہِ کونسل کی رونق ہیں دونوں مسیحا کی بھیڑیں کنھیا کی گیّاں

ظریفؔ ایسے کالے کلوٹوں کے صدقے
کوئی ہے ذرا بڑھ کے لے لے ملبائیں

یا

میرے اک شاگرد نے لکھا ہے مجھ کو ایک خط جس کو پڑھ کر ہو گیا ہے میرا اندازہ غلط
اس نے مجھ کو خط میں لکھا ہے کہ اے استادِ فن آپ ہیں اُردو کی پاپوش اور میں اس کی کرن
آپ کے ہر شعر پر ہوتی ہے فن کاری کی چھاپ شہر کے پیچیدہ پیچیدہ ادیبوں میں ہیں آپ
میں تو قبلہ آپ کے ادنیٰ پرستاروں میں ہوں آپ میرے کفش ہیں میں کفش برداروں میں ہوں
منزلِ فن میں سمجھ کر اپنا لیڈر آپ کو رفعِ حاجت کے لیے پڑھتا ہوں اکثر آپ کو
مجھ کو یہ سمجھائیے بہرِ خدارا کے لیے کیسے فرماؤں غزل اپنی ستارہ کے لیے

آپ کی آواز میں ہے ایک "وجدانی سرور" | آپ کے "ترنم" سے بھی پُر کیف ہے "تحت الشعور"
میں ابھی تک ہنستی ہوں، اس میں کوئی شک نہیں | مجھ کو فنِ شعر میں پوری طرح ادرک نہیں
سوچتا ہوں کہ بیٹھوں کس کے در کے سامنے | سینکڑوں اُستاد ہے پیشِ نظر کے سامنے
پھلِ لالہ اُگ رہا ہے گلستان کی خاک سے | دوسرا مصرع لگاکر بھیج دیجیے ڈاک سے

(حصہ ج)

سوال6۔ اکبر الٰہ آبادی کے سوانحی احوال و کوائف اور ان کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری پر جامع مضمون لکھیے۔ (20)

یا

مرزا فرحت اللہ بیگ کے سوانحی احوال و کوائف اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی طنز و مزاح نگاری کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

سوال7۔ اُردو شاعری میں طنز و مزاح کی روایت پر مفصل اظہار خیال کیجیے۔ (20)

یا

مشتاق احمد یوسفی کے سوانحی احوال و کوائف اور ان کی طنز و مزاح نگاری پر تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔